مولانا عبد الواحد صاحب — مقیم جدہ، سعودی عرب

قرآن مجید

خدا تعالیٰ کی الہامی کتب وصحائف میں قرآن مجید آخری الہامی کتاب ہے۔ اس کے "قرآن کریم"، الکتاب، ذکرہ، فرقان، برھان، کتاب مبین اور نور جیسے کئی نام ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے "قرآن مجید" کو تمام زبانوں کی سردار زبان "زبانِ عربی میں اتارا۔ جیسا کہ ارشاداتِ ربانی ہیں۔

"الرٰ تلک ایات الکتاب المبین ۰ انا نحن نزلنٰہ قرانًا عربیًا لعلکم تعقلون" (پ ۱۲، یوسف)

یہ کتاب مبین کی آیات ہیں۔ ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اُتارا تاکہ تم عقل کرو۔ سورہ الرعد میں ہے:

وکذالک انزلنٰہ حکمًا عربیًا (پ ۱۳، الرعد)

ہم نے قرآن کو حکمت سے بھرا ہوا عربی زبان میں اتارا۔ اسی طرح سورہ الزخرف میں ہے۔

حٰم والکتاب المبین انا جعلناہ قرانًا عربیًا لعلکم تعقلون (پ ۲۵ الزخرف)

کتابِ مبین کی قسم! ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اتارا۔ تاکہ تم عقل کرو۔ سورہ حم السجدہ میں ہے۔

"ولو جعلنٰہ قرانًا اعجمیا لقالوا لولا فصلت ایاتہ ءاعجمی وعربی"

اگر ہم اس قرآن کو دوسری زبان میں نازل کرتے تو یہ لوگ (عرب کے کافر) کہتے اس کی آیتیں صاف کیوں نہیں ہوتیں۔ کیا تعجب کی بات ہے، دوسری زبان کا (تو قرآن اور (پیغمبر) عرب کا۔

قرآن مجید کا نزول اگرچہ اہالیان مکہ کی زبان میں ہوا۔ وہ اس کے معانی ومطالب سے بخوبی آگاہ تھے لیکن چونکہ اس کی تعلیمات اس کے احکام وضوابط اور اس کے اوامر ونہی

ان کی خواہشات، امنگوں اور مرضیوں کے خلاف تھے۔ اس لیے انہوں نے سرے سے قرآن مجید کو مسترد کیا۔ اور وہ چند ایک لغو اور بیہودہ اعتراضات کرنے لگے۔ مثلاً وہ کہتے لگے وہ

"سوائے اس کے نہیں اسے (یعنی آنحضور صلعم کو) کوئی انسان سکھاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس اعتراض کا یوں رد فرمایا۔

لسان الذی یلحدون الیه اعجمی وھذا لسانٌ عربی مبین" (پ۱۴ نحل)

(ان بے وقوفوں نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ) جس کا نام لگاتے ہیں۔ اس کی زبان تو عجمی ہے۔ اور اور یہ قرآن تو صاف عربی زبان میں ہے۔ جب عربی زبان والے بڑے بڑے ماہر شاعر قرآن جیسی کوئی صورت نہ بنا سکے تو بھلا یہ غیر زبان والا شخص کیونکر قرآن بنا سکتا تھا۔ یہ ان کی صریح نادانی اور بیوقوفی تھی۔ کبھی وہ یوں معترض ہوئے۔

بل قالوا اضغاث احلام بل افتراہ بل ھو شاعر فلیاتنا بآیة کما ارسل الاولون (پ۱۷، الانبیاء)

بلکہ انہوں نے کہا، پریشان خیال ہیں۔ بلکہ اس نے خود اسے گھڑ لیا ہے۔ بلکہ وہ شاعر ہے۔ پس ہمارے پاس کوئی نشانی لے آئے جیسے کہ پہلے پیغمبر بھیجے گئے تھے۔

اور کبھی انہوں نے یوں اعتراض کیا۔

"وقالوا اساطیر الاولین اکتتبھا فھی تملی علیه بکرة واصیلا"

اور انہوں نے کہا۔ کہ یہ تو پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں جن کو اس نے لکھ لیا ہے۔ اور اس پر وہ صبح وشام پڑھی جاتی ہیں۔ اسی طرح سورہ الانعام میں ہے۔

حتی اذا جاءوک یجادلونک یقول الذین کفروا ان ھذا الا اساطیر الاولین (پ۷، انعام)

یہاں تک جب آپؐ کے پاس آتے ہیں۔ تو آپؐ سے جھگڑا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن تو پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔

اب جبکہ انہوں نے قرآن مجید کو آپؐ کی طرف آپ کے خود ساختہ یا کسی دوسرے بشر کی طرف منسوب کرنے کے اعتراضات کیے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بطور چیلنج فرمایا۔

قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھذا القران لا یاتون بمثله ولو کان بعضھم لبعض ظھیراً ۵ (پ۱۵، بنی اسرائیل)

(اے پیغمبر) کہہ دیجیئے البتہ اگر تمام جن و انسان اس قرآن کی مثل لانے کے لیئے جمع ہو جائیں (اور سر توڑ کوششیں کریں پھر بھی) وہ اس کی مثل نہ لائیں۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں۔

سارے قرآن حکیم کی مثل لانا تو درکنار، اس سے کم کے متعلق حکم ہوتا ہے۔

ام یقولون افترٰہ قل فاتوا بعشر سورۃ مثلہ مُفْتَرَیَاتٍ
وادعوا من استطعتم من دون اللہ ان کنتم صٰدقین ہ پ ہود ۱۳)

یا وہ کہتے ہیں کہ اس (محمدؐ) نے اس (قرآن مجید) کو خود ہی بنالیا۔ آپؐ کہہ دیجیئے کہ تم اس جیسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ۔ اور اللہ کے سوا جن کی تمہیں استطاعت ہے۔ انہیں پکارو۔ اگر تم سچے ہو۔

جب وہ اس سے بھی عاجز آگئے تو اللہ تعالیٰ ان کو اور چیلنج دیا۔

ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃٍ من مثلہ
وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صٰدقین (پ البقرہ)

"اگر تم اس (قرآن) میں شک کرتے ہو۔ جو ہم نے اپنے بندے پر نازل فرمایا تو تم (بھی) اس جیسی کوئی ایک سورت لے آؤ۔ اور اپنے گواہوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو"

یہ ان کی انتہا درجے کی بیوقوفی اور کم عقلی تھی۔ کہ انہوں نے قرآن مجید کو آنحضرت صلعم کا خود ساختہ کلام تصور کیا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کی یہ تنبیہ ہے۔

ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین۔ ثم
لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احدٍ حاجزین وانہٗ
لتذکرۃ للمتقین ہ (پ ۲۹ الحاقہ)

اور اگر یہ (محمدؐ) بعض باتیں ہم پر باندھ دے، تو ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیں اس کی رگ گردن کو کاٹ دیں۔ پھر تم میں سے کوئی اسے باز رکھنے والا نہیں۔

جب وہ اپنے اس مذموم پراپیگنڈے میں ناکام ہوئے۔ تو آنحضور صلعم سے یوں مصالحت کے درخواست گذار ہوئے۔

وقالوا الذین لا یرجون لقاءنا ائت بقرانٍ غیر ھذا او بدلہٗ
قل ما یکون لی ان ابدلہٗ من تلقاء نفسی ان اتبع الا ما یوحی

الیٰ انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم ٥
اورانہوں نے کہا جو ہماری ملاقات کے امیدوار نہ تھے۔ اس قرآن کی جگہ اور کوئی (قرآن) لے آیا اسے (ہی) تبدیل کر دے۔ آپؐ کہہ دیجیئے۔ یہ میرے لائق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں تبدیلی کروں میں تو اس کی پیروی کروں گا۔ جو مجھے وحی آتی ہے۔ میں تو بڑے دن کے عذاب سے اپنے رب سے ڈرتا ہوں۔ اگر میں نافرمانی کروں۔
چونکہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کے نزدیک محفوظ اور غیر مبدل کتاب تھی۔ اس لیئے آنحضورصلعم اس میں کیسے تبدیلی کر سکتے تھے؟ یہ قرآن مجید کا معجزہ ہے۔ کہ چودہ سو سال کا طویل عرصہ، اس کے نازل ہوئے کو گذر چکا ہے۔ لیکن پورے قرآن میں آج تک کہیں زیر اور زبر کا فرق نہ پڑ سکا۔ فرق کیسے پڑ سکتا تھا۔ جبکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود خدا تعالیٰ نے لے لیا۔
"انا نحن نزلنا الذکر وانا لہٗ لحافظون"
بے شک ہم نے (اس) ذکر (قرآن مجید) کو اتارا۔ اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہ قرآن مجید کی ایسی خصوصیت ہے۔ کہ دوسری کسی الہامی کتاب کو یہ میسّر نہیں آئی۔ قرآن مجید کی دوسری خصوصیت یہ ہے۔ کہ یہ کتاب کسی خاص علاقے، خطے یا کسی خاص قوم کے لیئے نہیں بلکہ:
ان ھو الا ذکر للعالمین (۳۰ التکویر، ۲۹ نون، ۲۳ ص)
یہ سب جہان والوں کے لیئے ذکر ہے۔
ان ھو الا ذکریٰ للعالمین (پ الانعام)
نہیں ہے وہ (قرآن) مگر سب جہان والوں کے لیئے نصیحت ہے۔
"یا ایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور وھدی ورحمۃ للمومنین" (پ، یونس)
اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی ہے۔ اور سینوں کی بیماریوں کے لیئے شفا ہے۔ اور ایمانداروں کے لیئے ہدایت و رحمت ہے۔ قرآن مجید کی تیسری اور بڑی اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ نامکمل نہیں۔ بلکہ یہ مکمل و اکمل ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
"الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت

لکم الاسلام دینا " (پ۶ المائدہ)
آج کے دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔ اور میں نے تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور تمہارے لیئے اسلام کو دین پسند کیا۔

قرآن مجید ہی وہ کتاب ہے۔ جو خود "ذکر اللعالمین" ہے۔ اس کا بھیجنے والا "رب اللعالمین" ہے۔ اور جس پیغمبر پر اس کا نزول ہوا وہ "رحمۃ اللعالمین" ہے۔

وما ارسلناك الا رحمة اللعالمين.

اور وہ مکہ شہر جس میں "بیت اللہ" ہے۔ جہاں سے اس نور کی شعاعیں جلوہ گر ہوتی ہیں۔ وہ جگہ "ھدی اللعالمین" مرکز ہدایت ہے۔

"ان اول بیت وضع للناس الذی ببکۃ مبارکاً وھدی للعالمین" (پ۴ ، آل عمران)

یقیناً پہلا گھر جو لوگوں کے لیئے مقرر کیا گیا۔ وہ وہی تھا جو مکہ میں تعمیر ہوا۔ وہ برکت والا گھر ہے۔ اور سارے جہان کے لیئے ہدایت کا مرکز ہے۔ اور اسے لانے والے فرشتے نے "روح الامین" کا لقب پایا۔

چنانچہ یہودیوں نے جب کہا کہ جبریل ہمارا دشمن ہے۔ کیونکہ یہ ہمارے خلاف وحی کے احکامات لاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جبریلؑ کی شان کو یوں اجاگر کیا۔

"قل من کان عدواً لجبریل فانہ نزلہٗ علی قلبك باذن اللہ مصدقاً لما بین یدیہ ھدی و بشری للمومنین من کان عدواً للہ وملائکتہ ورسلہ وجبریل ومیکئل فان اللہ عدو للکافرین" (پ۱ البقرہ)

آپ کہہ دیجیئے جو شخص جبریلؑ کا دشمن ہے۔ (اسے معلوم ہونا چاہیے کہ جبریلؑ کا مقام کیا ہے۔ جبریل وہ فرشتہ ہے کہ) بے شک اس جبریل نے اللہ کے حکم سے آپؐ پر اس (قرآن) کو نازل کیا۔ جو تصدیق کرنے والا ہے۔ اس کی جو اس سے پہلے ہے۔ اور ایمانداروں کے لیئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور خاص کر) جبریلؑ اور میکائیل کا دشمن ہے۔ تو اللہ تعالیٰ (ایسے) کافروں کا دشمن ہے

قرآن مجید کے ان حوالہ جات میں ہے ۔۲۱ السجدہ ۔۲۲ یٰسین ،

یہ قرآن مجید ہی وہ کتاب ہے۔ جس کی مجلس و محفل کو باقی دنیا کی تمام محافل و مجالس سے اعلیٰ اور افضل قرار دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"واذا قرئ القراٰن فاستمعوا لہٗ وانصتوا لعلکم ترحمون" (پ)

اور جب قرآن مجید پڑھا جائے۔ تو تم کان دھر کر اسے سنو اور (زبانوں) سے خاموش ہو۔ تاکہ تم رحم کیئے جاؤ۔ صحیح مطول حدیث میں مروی ہے۔ جس کا اختصار ہے کہ جہاں قرآن کا وعظ کیا جاتا ہے۔ اور سامعین پورے آداب سے اسے سنتے ہیں۔ تو خدا کے فرشتے ان کے حق میں گواہیاں دیتے ہیں۔ اور ان سب کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ ایک اور روایت میں ہے:

خیارکم من تعلم القراٰن وعلمہٗ

تم میں بہتر وہ ہیں۔ جو قرآنِ مجید کو خود پڑھتے ہیں۔ اور (پھر) دوسروں کو پڑھاتے سکھاتے ہیں۔

یہ قرآنِ مجید ہی وہ مقدس متبرک اور شان و فضیلت والی کتاب ہے۔ کہ جس شے کا بھی اس سے تعلق پیدا ہو گیا۔ خدائے لم یزل نے اس کی شان اور عظمت کو اونچا اور دوبالا کر دیا۔ مثلاً جس ماہ میں اور جس رات میں اس کا نزول ہوا وہ دوسرے مہینوں اور دوسری راتوں سے ممتاز ہو گئے۔

"شھر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن" (پ)

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن کا نزول ہوا۔ آنحضور صلعم نے فرمایا کہ ایک رمضان دوسرے رمضان تک کے انسانوں کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور وہ رات جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔

انا انزلنٰہُ فی لیلۃ القدر وما ادرٰئک ما لیلۃ القدر ہ

لیلۃ القدر خیر من الف شھر" (پ ۳۰ القدر)

بے شک ہم نے اسے عزت والی رات میں اتارا۔ اور آپ کو کس چیز نے معلوم کرایا کہ وہ عزت والی رات کیا ہے عزت والی رات ایک ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ حاصل کلام کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات کا نام ہی عزت والی رات رکھ دیا اور اسے ہزار رات سے ارفع و افضل کیا۔

تاریخ شاہد ہے۔ کہ جس قوم اور جن لوگوں کا تعلق اس مقدس کتاب سے متعلق ہو گیا وہ دنیا میں ہر جگہ کامیاب و کامران ہوئے۔ اور آخرت میں سرخرو ہوئے۔ وہ لوگ جو

نادار، بے کس، مفلس، اور گدڑیوں کے چرواہے سمجھا جاتا تھا۔ وہ ذی شان، ذی وقار ہوئے۔ ان کا دنیاوی زندگی میں ہی خدا کی بہشتوں میں چرچا ہونے لگا۔ جو گدا تھے شاہ بن گئے کفارِ مکہ جن کو اپنے غلام اور کمی تصور کرتے تھے۔ قیصر و کسریٰ کے محلات کے کنگرے ان کی قدم بوسی کرنے لگے۔ بڑے بڑے قوی، طاقتور اور زور آور سلاطین ان کے سامنے دم بخود ہو کر رہ گئے۔ یہی وہ لوگ تھے۔ جن کے سامنے زمین نے اپنے پھیلاؤ پیش کیئے۔ دریاؤں نے اپنی روانیاں روک کر ان کو رستے دیئے۔ جنگلوں کے درندوں نے ان کی آواز پر جنگلوں کو خالی کیا۔ غرضیکہ وہ ہر جگہ خوشحال، فارغ البال، کامیاب، ذی عزت اور ذی وقار ہوئے۔ چنانچہ وہ لوگ جو قرآن مجید سے دامن گیر ہوئے۔ ان کی کامیابی، عزت، عظمت کو مولانا حالی نے یوں بیان کیا۔ اور عصرِ حاضر کے تغافل کا بھی نقشہ کھینچا

عمل جن کا ہے اس کلامِ متین پر وہ سرسبز ہیں آج روئے زمین پر
تفوق ہے ان کو کہین و مہیں پر مدار آدمیت کا ہے اب انہیں پر

شریعت کے ہم نے جو پیمان توڑے
وہ لے جا کے سب اہلِ مغرب نے جوڑے

علامہ اقبال نے کہا

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے ہیں تارکِ قرآں ہو کر

خدا تعالیٰ ہم سب کو قرآن پڑھنے پڑھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے (آمین)

بقیہ : سیدنا ابراہیمؑ

اس کی تعمیل کی جب آپ کی عمر سو سال کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت سارہ کے بطن سے حضرت اسحاق علیہ السلام کی پیدائش کی بشارت دی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات ۱۷۵ سال کی عمر میں واقع ہوئی اور مدینۃ الخلیل میں تدفین عمل میں آئی آپ کی پیغمبرانہ سیرت کا تذکرہ قرآن عظیم میں جابجا نہایت تفصیل سے مذکور ہے آپ کا شمار انبیاء اولوالعزم میں ہے یہود و نصاریٰ اور مسلمان سب آپ کو پیغمبر اور مقتدا مانتے ہیں۔ پ۱ [illegible] پ۳ [illegible] پ۴ [illegible] پ۵ [illegible] پ۶ [illegible] پ۷ [illegible] پ۸ [illegible] پ۱۰ [illegible] پ۱۱ [illegible] پ۱۲ [illegible]
پ۱۳ [illegible] پ۱۴ [illegible] پ۱۶ [illegible] پ۱۷ [illegible] پ۱۹ [illegible] پ۲۰ [illegible] پ۲۱ [illegible] پ۲۳ [illegible] پ۲۵ [illegible] پ۲۶ [illegible] پ۲۷ [illegible] پ۲۸ [illegible] پ۳۰ [illegible]

(نعمانی)